Al-Raqim (Research Journal of Islamic Studies)
Volume 01, Issue 01, July-December 2023.
Open Access at: https://journals.iub.edu.pk/index.php/alraqim
Publisher: Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur, Rahim Yar Khan Campus, Pakistan

امام جعفر صادقؒ کی طبی خدمات

Medical Services Of Imam Jafar Sadiq

Muhammad Adnan Farooq
Principle, Danish foundation education system, Punjab, Pakistan
Email: danishfoundationinternational@gmail.com

Abstract

This paper is about Imam Jafar Sadiq. Imam Jafar Sadiq had the honor of spending almost 12 years of his 65-year life under the shadow of his grandfather Hazrat Imam Zain al-Abidin (peace be upon him) and 19 years under the shadow of his father Majid Imam Muhammad Baqir (peace be upon him). After that, 34 years of his Imamate were available, during which time he benefited the world with his knowledge because during this time, the Umayyads were spending their days of decline, so they were worried about saving their power. And Bani Abbas were in their heyday, so they were busy consolidating their power.
Therefore, due to the conflict between these two families, Imam Jafar Sadiq got some freedom, he took advantage of this opportunity to organize the publication of the school of Ahl al-Bayt (peace be upon him), so the Prophet's Mosque in Madinah and Kufa. I turned the mosque of Kufa into a place of learning, in which scholars from all over the world came to quench their thirst for knowledge, so about four thousand students, including non-Muslims, were blessed with the highest position of imam.

***Keywords**:*

Imam Zain al-Abidin, Medical Services, publication of the school, position of imam.

Al-Raqim Research Journal, Department of Islamic Studies, IUB, RYK Campus is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

امام جعفر صادقؑ کی طبی خدمات

1۔امام جعفر صادقؑ:

حضرت امام جعفر صادقؒ معروف طبیب بھی تھے۔(قزوینی، محمد کاظم سید:(2017ء)

"امام جعفر صادق من المهد الی اللحد"

مترجم:(سید عدنان نقوی،لاہور،ادارہ منہاج الصالحین، ص:185)

حدیث میں طبیب کا لفظ ہر ایسے شخص کو شامل ہے جو نسخہ لکھے یا علاج بتلائے جسے فزیشن کہتے ہیں اور جو سلائی سے آنکھ کا علاج کرے اسے "کحال" کہتے ہیں۔جو نشتر، چاقو اور مرہم کے ذریعے علاج کرے اسے "جرّاح" کہتے ہیں۔استرے کا استعمال کرے تو اسے "خاتن" کہتے ہیں۔جو ریزر کا استعمال کرے اس "فاصد" کہتے ہیں۔جو سینگی کا استعمال کرے اسے "حجّام" کہتے ہیں۔جو ہڈی بٹھاتا ہے اور اسے جوڑتا اور پٹّی باندھتا ہے اسے "مجبّر" کہتے ہیں۔جو داغنے کا آلہ یا آگ کا استعمال کرتا ہے اسے "کوآء" کہتے ہیں اور جو ڈوش کے ذریعے علاج کرتا ہے اسے "حاقن" کہتے ہیں خواہ یہ طبیب جانوروں کا ہو یا انسانوں کا۔غرض طبیب کا اطلاق ان سب پیشوں کے کرنے والوں پر یکساں ہوتا ہے۔اور اس دور میں جو بعض مخصوص کام کرنے والے کو ہی طبیب کہتے ہیں تو یہ اس دور کی اصطلاح ہے جیسے کسی عادت کا کسی خاص قوم سے تعلّق ہوتا ہے۔علم طب کے کچھ رسائل آپؑ کی طرف منسوب ہیں جن کا مفصل ذکر چوتھے باب کے آخر میں تالیفات امام جعفر صادقؒ کے عنوان سے کیا گیا ہے۔

حضرت امام باقرؒ کا حلقہ درس:

حضرت امام باقرؒ کے حلقہ درس میں علم طب کی تدریس کے بارے میں دو مثبت اور منفی روایات ملتی ہیں بعض کہتے ہیں کہ وہاں علم طب کی تدریس ہوتی تھی اور بعض نے وہاں علم طب پڑھائے جانے کا انکار کیا ہے لیکن تردید کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ جب امام جعفر صادقؒ نے خود پڑھانا شروع کیا تو وہ علم طب پڑھاتے تھے۔ان کے علمی نظریات نے طب پر کافی اثر ڈالا اور دوسری و تیسری صدی ہجری کے اطباء نے ان سے علمی طبی استفادہ کیا۔آپؑ اس علم میں ایسی چیزیں لائے جن سے پہلے لوگ ناواقف تھے۔عرب میں طب نہیں تھی بلکہ اسلام کے بعد دوسری جگہوں سے آئی تھی۔اگر امام جعفر صادقؑ نے علم طب اپنے والد گرامی سے پڑھی تھی تو یہ بات ضروری ہے کہ ان کے والد نے ضرور کسی جگہ سے اس علم کو سیکھا ہو گا۔ممکن ہے جس طرح علم جغرافیہ اور ہندسہ قبطیوں کے ذریعے مصر سے مدینہ آیا اور امام محمد باقرؑ کے حلقہ درس میں شامل ہوا اسی طرح علم طب بھی آپ کے درس میں شامل ہوا۔یا امام جعفر صادقؑ نے علم طب کو ایرانیوں سے لیا۔اتفاقاً طب جعفری میں بعض ایسی چیزیں بھی ہیں جن میں ایرانی رنگ جھلکتا ہے۔یا اس علم کا کچھ حصّہ ایرانیوں اور کچھ حصّہ قبطیوں سے اخذ کیا ہو۔کیونکہ قدیم علم طب کسی ایک قوم سے مختص نہیں رہا بلکہ مصری، یونانی اور ایرانی اس علم کی تکمیل میں شریک رہے۔اور جو قوم اس علم کو حاصل کرتی تھی وہ اس علم میں تمام قوموں کی کاوشوں سے بہرہ مند ہوتی تھی۔قدیم اقوام میں عرب ایسی قوم تھی جس نے اس علم طب کی توسیع میں کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔عربوں میں طب عام نہ تھی کیونکہ عرب میں اس علم کو پڑھانے والا کوئی نہ تھا کہ لوگ اس سے فیض پاتے۔وہ پہلا انسان جس نے عرب میں طب کو پڑھانا شروع کیا وہ امام جعفر صادقؒ یا ان کے والد امام محمد باقرؒ ہیں۔

امام جعفر صادقؒ کا بیماری کے متعلّق نظریہ:

بل آرمان مسٹر اور او بن، جان مسٹر (گروہِ محققین) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"جابر نے سوال کیا کہ بیماری کے بارے آپ کا کیا نظریہ ہے؟ کیا بیماری کو خداوند تعالیٰ انسان پر نازل کرتا ہے یا یہ کسی حادثے کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے؟ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: بیماریوں کی تین اقسام ہیں۔

پہلی قسم مشیّتِ الٰہی:

بیماریوں کی ایک قسم وہ ہے جو مشیت الٰہی سے رونما ہوتی ہے ان میں بڑھاپا بھی شامل ہے کوئی بھی اس بیماری سے بچ نہیں سکتا یہ ہر ایک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

دوسری قسم کھانے پینے کی زیادہ ہوس:

بیماری کی دوسری قسم وہ ہے جو آدمی کی جہالت یا ہوس کے نتیجہ میں رونما ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کھانے اور پینے میں اسراف سے کام نہ لو اگر آدمی کھانے پینے میں اسراف نہ کرے اور چند لقمے کم کھائے اور چند گھونٹ کم پیئے تو بیماری کا شکار نہیں ہوگا۔

تیسری قسم قوّت مدافعت کی کمی:

بیماریوں کی تیسری قسم وہ ہے جو جسم کے دشمنوں سے ہوتی ہے اور وہ انسانی بدن پر حملہ کرتے ہیں لیکن جسم اپنے پورے وسائل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتا ہے اگر جسمانی قوّت ان دشمنوں کا مقابلہ کرنے میں ناکام رہے تو انسان بیمار پڑ جاتا ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی بدن مقابلہ کرتا رہتا ہے اس مقابلہ کے نتیجہ میں بیماری ختم ہو جاتی ہے اور بیمار شفایاب ہو جاتا ہے۔"[1]

بدنِ انسانی کی ٹوٹ پھوٹ اور امام جعفر صادقؒ کے نظریات:

جابر نے پوچھا جسم کے دشمن کون ہیں؟(دہلوی، محمد سلطان مرزا:(2014ء) "نورالمشرقین من الحیات الصادقین "لکھنو انڈیا، عباس بک ایجنسی، ص:479) امام جعفر صادقؒ نے جواب دیا جسم کے دشمن اتنی چھوٹی مخلوق ہے جو بہت زیادہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے دکھائی نہیں دیتی یہ مخلوق جسم پر حملہ کرتی ہے اور جسم میں بھی ایسی چھوٹی مخلوق موجود ہے جو بہت زیادہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آتی اور جسم کے دشمنوں کے خلاف دفاع کرتی ہے۔ جابر نے پوچھا بیماری پیدا کرنے والے جسم کے دشمن کون سے ہیں؟ امام جعفر صادقؒ نے جواب دیا ان کی اقسام کی تعداد بہت زیادہ ہے اسی طرح بدن کا دفاع کرنے والے بھی مختلف اقسام کے ہیں لیکن جو چیز انھیں تشکیل دیتی ہے وہ محدود ہے۔ جابر نے کہا آپ کی بات میری سمجھ میں نہیں آئی ان کی اقسام کیسے زیادہ ہیں اور جو چیز انھیں تشکیل دیتی ہے وہ محدود ہے۔ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا جو کتاب تم پڑھ رہے ہو وہ ہزاروں کلمات کی حامل ہے اور اس کتاب میں ہر کلمہ حروف سے لکھا گیا ہے لیکن جو حروف کلمات تشکیل دیتے ہیں وہ حروفِ تہجی محدود ہیں۔ حروفِ تہجی کے چند گنے چنے حروف کے ساتھ ہزاروں کلمات لکھے جا سکتے ہیں جن میں سے ہر ایک یا ان کلمات کا ہر فقرہ مخصوص معنوں کا حامل ہے۔ ہمارے جسم کے دشمن اور

ان دشمنوں کے خلاف دفاع کرنے والے تمہاری کتاب کے ہزاروں کلمات کی مانند ہیں لیکن سب محدود ہیں جو چند گروہوں سے تشکیل پاتے ہیں (جس طرح حروفِ تہجی سے کلمات تشکیل پاتے ہیں) جابر نے کہا اب میں سمجھا کہ آپ کا کیا مطلب ہے۔

امام جعفر صادقؑ اور انسانی عمر کی لمبائی کا نظریہ:

بل آرمان مسٹر اور اوبن، جان مسٹر (گروہِ محققین) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ

امام جعفر صادقؑ کے توجہ طلب نظریات میں سے ایک نظریہ انسانی عمر کی لمبائی کے متعلّق ہے آپ نے فرمایا:

"انسان اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ لمبی عمر گزارے اور وہ خود اپنی عمر کو کم کرتا ہے اگر انسان دین اسلام کے قوانین پر عمل کرے اور ممنوع چیزوں سے پرہیز کرے اور کھانے پینے میں قرآنی احکامات کے مطابق عمل کرے تو وہ لمبی عمر پائے گا"

امام جعفر صادقؑ کا نظریہ علاج:

منصور عبّاسی کے صاحب "الربیع" سے مروی ہے وہ کہتا ہے کہ ایک روز حضرت امام جعفر صادقؑ منصور کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت منصور کے پاس ہند میں سے ایک شخص موجود تھا اور وہ طب کی کتابیں پڑھ کر سنا رہا تھا۔ حضرت امام جعفر صادقؑ اس کی پڑھائی کو توجہ کے ساتھ سنتے رہے۔ جب وہ پڑھ چکا تو اس نے امام سے پوچھا: اے عبد اللہ جو کچھ میرے پاس ہے اس میں سے کسی چیز کی آپ کو ضرورت ہے؟ آپؑ نے جواب دیا نہیں، کیونکہ جو میرے پاس ہے وہ اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس نے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا میں گرمی کا علاج ٹھنڈی چیز سے اور ٹھنڈی کا علاج گرم چیز سے کرتا ہوں۔ تر کا علاج خشک چیز سے اور خشک چیز کا علاج تر چیز سے کرتا ہوں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کرتا ہوں اور معاملہ خداوند عالم کے سپرد کرتا ہوں۔

معدہ بیت المرض:

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جان لو معدہ بیماری کا گھر ہے اور اس کی دوا پرہیز کرنا ہے اور بدن جس چیز کا عادی ہوتا ہے میں اس کی وہی عادت بناتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَا ملأَ آدمِيٌّ وِعَاءً شَرّاً مِنْ بَطنِه، بِحسْبِ ابنِ آدمَ أُكُلاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهُ، فإنْ كَانَ لا مَحالَةَ، فَثلُثٌ لطَعَامِهِ، وثُلُثٌ لِشرابِهِ، وَثُلُثٌ لِنَفَسِهِ"[2]

"کسی خالی برتن کو بھرنا اتنا برا نہیں ہے جتنا کہ آدمی کا خالی شکم بھرنا انسان کے لیے چند لقمے کافی ہے جو اس کی توانائی کو باقی رکھیں اگر پیٹ بھرنے کا ہی خیال ہے، اور اس سے مفر نہ ہو تو ایک تہائی کھانا ایک تہائی پانی اور ایک تہائی حفاظت نفس کے لیے رکھے۔"

طبیبِ ہندی سے سوال وجواب:

"امام جعفر صادقؑ نے پوچھا اے طبیبِ ہندی کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں نے یہ طب کتابوں سے حاصل کی ہے؟ (دہلوی، محمد سلطان مرزا: (2014ء) "نور المشرقین من الحیات الصادقین" لکھنو انڈیا، عباس بک ایجنسی، ص: 479) وہ بولا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم ایسا نہیں ہے میں نے اسے خداوند سبحان سے حاصل کیا ہے۔

تو اب تو مجھے بتا کہ طب کے بارے میں زیادہ بہتر میں جانتا ہوں یا تم؟ وہ بولا میں بہتر جانتا ہوں۔

آپؒ نے فرمایا چلو میں تم سے چند سوال کر لیتا ہوں؟ اُس نے کہا جی کیجئے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: اے ہندی آنسوؤں اور رطوبتوں کی جگہیں سر میں کیوں ہوتی ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: سر کے اوپر بال کیوں بنائے گئے ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: پیشانی پر بال کیوں نہیں ہوتے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: اس پر خطوط اور بننے اور ختم ہو جانے والی لکیریں کیوں بنائی گئی ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: دونوں آنکھوں کے اوپر آبروئیں کیوں بنائی گئی ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: آنکھوں کو بادامی شکل کا کیوں بنایا گیا ہے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: ناک کو دونوں آنکھوں کے درمیان کیوں بنایا گیا ہے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: ناک کے نیچے کی طرف سوراخ کیوں ہے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: ہونٹ اور مونچھیں منہ کے اوپر کیوں بنائی گئی ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: دانت تیز کیوں ہوتے ہیں؟ داڑھیں چوڑی کیوں ہوتی ہیں؟ اور ناب (رباعیات کے ساتھ والے دانت) لمبے کیوں ہوتے ہیں؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: مردوں کے داڑھی کیوں بنائی گئی ہے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: دونوں ہتھیلیوں پر بال کیوں نہیں ہوتے؟

وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: ناخنوں اور بالوں میں جان کیوں نہیں ہوتی؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: دل صنوبر کے بیج کی مانند کیوں ہوتا ہے؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: پھیپھڑوں کے حصّے دو اور ان کی حرکت کا مقام ایک کیوں بنایا گیا ہے؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: جگر کبڑا کیوں ہوتا ہے؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: گردہ لوبیے کے بیج کی مانند کیوں ہوتا ہے؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: گھٹنے پیچھے کی طرف کیوں سمٹے ہوئے ہوتے ہیں؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔
امام جعفر صادقؒ نے پوچھا: پاؤں میں خم کیوں نہیں ہوتا؟
وہ بولا: مجھے معلوم نہیں ہے۔"

امام جعفر صادقؒ نے فرمایا مجھے یہ سب کچھ معلوم ہے۔ وہ کہنے لگا آپؑ ان سوالوں کے خود ہی جوابات بیان فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: سر میں آنسوؤں اور رطوبتوں کی جگہیں اس لئے ہوتی ہیں کیونکہ اگر یہ نہ ہوتیں تو یہ (گرمی کی شدّت سے) جلدی پھٹ جاتا۔ چنانچہ اس میں ان مقامات کے ہونے کی وجہ سے اس کے پھٹ جانے کا خوف اس سے دور ہو گیا ہے۔

اس کے اوپر بال اس لئے پیدا کئے گئے ہیں تاکہ ان کے ذریعے سے تیل دماغ تک پہنچے، اس کے اطراف سے بخار کو نکال دے اور اس پر وارد ہونے والی گرمی اور سردی سے اسے بچائے رکھے۔

پیشانی پر بال اس لئے نہیں ہوتے تاکہ اس کے ذریعے سے آنکھوں میں تیزی سے نور پہنچے۔ پیشانی کے اوپر لکیریں اور مٹ جانے والے خطوط اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ یہ پسینے کو آنکھوں میں پہنچنے سے اتنی دیر کیلئے روک رکھیں تاکہ انسان خود اسے صاف کرلے کہ جس طرح زمین کی نہریں پانی کو روک کر رکھتی ہیں۔ آنکھوں کے اوپر بھنویں اس لئے بنائی گئی ہیں تاکہ آنکھوں میں حسبِ ضرورت روشنی داخل ہو۔

اے ہندی: کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو شخص بہت زیادہ روشنی میں ہوتا ہے وہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیتا ہے تاکہ اس کی روشنی بقدرِ ضرورت پہنچے۔

ناک کو دونوں آنکھوں کے درمیان اس لئے رکھا تاکہ نور دو حصّوں میں تقسیم ہو کر آنکھ تک برابر پہنچے۔ آنکھ بادام کی شکل میں اس لئے ہوتی ہے تاکہ اس میں میل وغیرہ دوا کے ساتھ چلنے لگے اور اس کی بیماری باہر نکل آئے اور اگر یہ مربع نما یا بیضوی صورت میں نہ ہوتی تو نہ اس میں میل چلتی، نہ اس تک دوا پہنچتی اور نہ ہی اس کی بیماری نکلتی۔ ناک کی نچلی طرف سوراخ اس لئے رکھا گیا تاکہ دماغ سے جاری ہونے والی فاسد رطوبت اس سے نکل جائے اور خوشبوئیں مشام تک پہنچ جائیں۔ چنانچہ اگر یہ سوراخ اس کے اوپر کی طرف ہوتا تو نہ تو اس سے فاسد رطوبت کا اخراج ممکن ہوتا اور نہ ہی خوشبو کو محسوس کیا جا سکتا۔

مونچھوں اور ہونٹوں کو منہ کے اوپر اس لئے بنایا گیا تاکہ دماغ سے بہنے والی رطوبت منہ میں نہ جائے اور اس کا کھانا پینا مکدر نہ ہو جائے اور وہ اسے خود صاف کرے۔

مردوں کی داڑھی اس لئے بنائی گئی تاکہ انھیں دیکھنے کی ضرورت محسوس نہ ہو اور اس کے ذریعے سے مرد وزن کی شناخت ہو جائے۔

دانتوں کو تیز اس لئے بنایا گیا کیوں کہ ان کے ذریعہ سے خوراک کو چبایا جاتا ہے۔ داڑھ چوڑی اس لئے ہوتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے خوراک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کئے جاتے ہیں اور انھیں چبایا جاتا ہے۔

الثّات (رباعیات کے ساتھ والے دانت) اس لئے لمبے ہوتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ سے دانتوں اور داڑھوں کو سہارا ملے کہ جس طرح ستون سے مکان کی چھت کو سہارا ملتا ہے۔

دونوں ہتھیلیوں پر بال اس لئے نہیں ہوتے کیونکہ ان کے ذریعہ سے لمس واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر ان دونوں پہ بال ہوتے تو انسان کو پتہ نہ چلتا کہ اس کے سامنے کیا ہے اور وہ کس چیز کو مس کر رہا ہے۔

بالوں اور ناخنوں میں جان اس لئے نہیں ہوتی کیونکہ ان دونوں کا لمبا ہونا قبیح اور انھیں کاٹنا اور چھوٹا کرنا اچھا ہے۔ لہذا اگر ان دونوں میں حیات ہوتی تو انسان انھیں کاٹتے وقت درد محسوس کرتا (اور انھیں کاٹنا چھوڑ دیتا)

دل صنوبر کے بیج کی مانند اس لئے ہے کیونکہ یہ الٹا ہوتا ہے لہذا اس کا سرا باریک بنایا گیا تاکہ پھیپھڑوں میں داخل ہو جائے اور یہ اس کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے راحت و سکون پاتا رہے اور اس کے گرم ہونے کی وجہ سے دماغ کھول نہ جائے۔

پھیپھڑوں کے دو ٹکڑے اس لئے بنائے گئے ہیں تاکہ یہ اس کی مزاحمت کے دوران اس میں داخل ہو جائے۔ چنانچہ وہ اس کی حرکت سے راحت محسوس کرے۔

جگر کبڑا اس لئے ہوتا ہے تاکہ معدہ بھاری ہو جائے اور یہ اپنا پورا وزن اس پر ڈال کر اسے نچوڑ دے تاکہ اس کا بخار نکل جائے

۔

گردے کو لوبیے کے بیج کی مانند اس لئے بنایا گیا ہے کیونکہ اس پر ایک ایک نقطہ ہو کر منی گرتی رہے۔ چنانچہ اگر یہ مربع یا بیضوی شکل میں ہوتا تو ذی روح کو اس کے نکلنے سے لذّت محسوس نہ ہوتی کیونکہ منی کمر میں موجود ریڑھ کی ہڈی سے گردے پر گرتی ہے ۔ پس گردہ کیڑے کی مانند سکڑ بھی جاتا ہے اور پھیل بھی جاتا ہے یہ شروع میں اسے مثانہ کی طرف پھینکتا ہے کہ جس طرح کمان سے تیر پھینکا جاتا ہے۔

گھٹنوں کو پیچھے کی طرف سمٹا ہوا اس لئے بنایا گیا تاکہ انسان آگے کی طرف چلے تو اس کی حرکات معتدل ہوں اور اگر ایسا نہ ہوتا تو انسان چلنے کے دوران گر جاتا اور پاؤں کو خم دار بنایا گیا ہے کیونکہ جب کوئی چیز ساری زمین پر گر جاتی ہے تو وہ چکّی کے پتھر کی مانند بھاری ہو جاتی ہے اور اگر وہ اپنی ترتیب کے مطابق ہو تو اسے بچہ بھی اٹھا لیتا ہے لیکن اگر اس کی ترتیب باقی نہ رہے تو اسے اٹھانا بڑے بندے کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ سن کر طبیبِ ہندی بولا: آپ نے یہ علم کہاں سے سیکھا ہے؟

آپؑ نے ارشاد فرمایا: میں نے اسے اپنے آباء کرام سے، انھوں نے اسے حضرت محمد ﷺ سے، اور انھوں نے اسے حضرت جبرائیل امین کے واسطے سے عالمین کے پروردگار سے حاصل کیا کہ جس نے جسموں اور روحوں کو خلق کیا۔

اس پر ہندی طبیب پکار اٹھا: آپؑ نے سچ فرمایا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی بندگی کے لائق نہیں۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے خاص بندے ہیں۔ اور آپؑ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

امام جعفر صادقؑ اور تشریح الابدان:

سالم الضریر سے مروی ہے کہ ایک نصرانی نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے جسم کی تفصیل کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک خداوند متعال نے انسانی جسم میں بارہ جوڑ، دو سو چھیالیس ہڈیاں اور تین سو ساٹھ رگیں بنائی ہیں۔ رگیں انسان کے پورے جسم کو سیراب کرتی ہیں۔ ہڈیاں ان رگوں کو قابو میں رکھتی ہیں۔ گوشت ان ہڈیوں کی حفاظت کرتا ہے اور پٹھے گوشت کو کنٹرول میں رکھتے ہیں۔ اس نے انسان کے دونوں ہاتھوں میں بیاسی ہڈیاں بنائی یعنی ایک ہاتھ میں اکتالیس ہڈیاں بنائی ہیں کہ جن کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔"

ہتھیلی میں پینتیس ہڈیاں، کلائی میں دو، بازو میں ایک اور کندے میں تین۔ اور یہ سب ملا کر اکتالیس بنتی ہیں اور دوسرے ہاتھ کی ہڈیاں بھی اسی طرح ہیں۔ انسان کی ٹانگ میں تینتالیس ہڈیاں ہوتی ہیں اور ان کی تفصیل کچھ یوں ہے: پینتیس ہڈیاں پاؤں میں، دو ہڈیاں پنڈلی میں، تین ہڈیاں گھٹنے میں، ایک ہڈی ران میں، اور دو ہڈیاں کولھوں میں۔ اسی طرح دوسری ٹانگ میں بھی تینتالیس ہڈیاں ہوتی ہیں۔ انسان کی صلب میں اٹھارہ ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اس کے ہر پہلو میں نو پسلیاں ہوتی ہیں۔ اس کی گردن میں آٹھ، سر میں چھتیس اور منہ میں اٹھائیس ہڈیاں اور بتیس دانت ہوتے ہیں۔

امام جعفر صادقؑ اور طبائع کا بیان:

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا طبائع چار قسم کی ہوتی ہیں۔

1) خون

یہ غلام ہوتا ہے اور کبھی کبھی غلام اپنے آقا کو مار بھی دیتا ہے۔

2) ہوا

یہ دشمن ہوتی ہے اگر آپ اس سے بچنے کیلئے ایک دروازہ بند کریں تو یہ دوسرے دروازے سے آجاتی ہے۔

3) **بلغم**

یہ ایک فرشتہ ہے جو کہ خیال رکھتا ہے

4) **المرّہ، صفراء**

یہ زمین کی مانند ہوتا ہے اور جب زمین کانپتی ہے اس پر موجود چیزیں بھی کانپتی ہیں۔

ابوھفان نے بیان کیا کہ اس بیان کے وقت ابن ماسویہ بھی موجود تھے وہ کہنے لگے باخدا ایسا تو جالینوس بھی بیان نہیں کر سکتا۔

امام جعفر صادقؒ کے طبّی مشورے:

ہشام بن سالم نے امام جعفر صادقؒ سے نقل کیا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ

"جب تم میں سے کسی کو دانے یا پھوڑے نکل آئیں تو اسے چاہیے کہ وہ انھیں باندھ لے اور تیل یا گھی سے اس کا علاج کرے۔"

حضرت ابو بصیر نے امام جعفر صادقؒ سے نقل کیا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا کہ

"جب تم اپنے سر میں خارش کرنا چاہو تو آرام سے کرو اور ناخنوں سے نہیں بلکہ انگلیوں کے کناروں سے کرو۔"

عبد الرحمٰن بن کثیر کہتے ہیں کہ میں امام جعفر صادقؒ کے پاس موجود تھا کہ اتنے میں مھزم بھی آگیا۔ امام نے مجھ سے فرمایا کہ ہماری کنیز کو بلاؤ کہ وہ ہمارے پاس تیل اور سرمہ لے کر آئے۔ میں نے اسے بلایا تو وہ ایک بنفشہ کی شیشی لے کر آئی اور اس روز شدید قسم کی سردی تھی۔ مھزم نے اس میں سے تھوڑا سا سکون دینے کے لئے لگایا اور اس کے بعد پوچھا: میں قربان جاؤں یہ سردی اور بنفشہ؟ امامؑ نے فرمایا اس میں حیرت والی کون سی بات ہے؟ مھزم نے عرض کی کوفہ کے طبیب کہتے ہیں کہ بنفشہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ امامؑ نے فرمایا یہ گرمیوں میں ٹھنڈا اور سردیوں میں گرم اور آرام دہ ہوتا ہے۔

عمر بن اذینہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام جعفر صادقؒ سے اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں درد کی شکایت کی تو امامؑ نے اس سے فرمایا:

"تھوڑی سی روئی لو اس میں بان رکھو اور اسے اپنے ناف پر رکھو۔"

(بان ایک لمبا درخت ہوتا ہے اس کے پتّے بید کے پتّوں کی مانند ہوتے ہیں اور کے بیجوں سے خوشبو دار تیل نکالا جاتا ہے)

یہ سن کر ابنِ اسحاق نے کہا قربان جاؤں کیا وہ بان کو روئی میں رکھ کر اسے ناف پر رکھے؟ امامؑ نے فرمایا جی ایسے ہی ہے مگر اے اسحاق تم روئی کے بغیر بان کو اپنے ناف میں ڈالو۔ ابن اذینہ کہتے ہیں اس کے بعد میری ملاقات اس شخص سے ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ میں نے یہ عمل ایک بار ہی کیا تو میری تکلیف دور ہو گئی۔

امام جعفر صادقؒ سے مروی علم طب کے بارے میں احادیث کی ایک کثیر تعداد کو "موسوعہ امام جعفر صادقؒ" میں درج کیا ہے۔ ہم نے وہاں ایک معروف حدیث "توحید مفضل" کو بھی درج کیا ہے۔ یہ عظیم الشان حدیث امامؑ نے حضرت مفضل کو لکھوائی تھی۔

امام جعفر صادقؑ کی ماؤں کو حکیمانہ نصیحت:

بل آرمان مسٹر اور اوبن، جان مسٹر (گروہِ محققین) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ
امام جعفر صادقؑ نے ماؤں کو وصیّت کی کہ اپنے شیر خوار بچوں کو اپنے بائیں طرف سلائیں۔

طب اور دیگر علوم:

ابو زہرہ، محمد اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

"علماء کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ علوم کثیرہ میں دستگاہ رکھتے تھے ان کے ارشادات صرف علوم اسلامیہ ہی تک محدود نہیں ہیں، نہ متعلّقات اسلامیہ تک متصوّر ہیں بلکہ طب اور علوم طبیعیہ میں بھی انھیں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ بعض امامی حضرات نے فن طب پر اور اس کے متعلّقہ علوم پر امام صاحب کی کتابوں کا ذکر کیا ہے لیکن ہمارے پاس کوئی ایسا دستاویزی ثبوت نہیں ہے لیکن ہم اس کی تردید بھی نہیں کرسکتے بلکہ اس کے اعتراف پر اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔"[3]

علم طب میں امام جعفر صادقؑ کا مقام:

دہلوی، محمد سلطان مرزا اپنی کتاب "نور المشرقین من الحیات الصادقین "(4) میں لکھتے ہیں کہ

"علم طب میں جو درجہ آپؑ کا تھا وہ آپ کے مقالات توحید مفضل واہلیلجہ سے ظاہر ہے۔ یہ دونوں کتابیں 1949ء میں مطبع حیدریہ نجف اشرف میں چھپ چکی ہیں۔ ہمارے لئے یہ ناممکن ہے کہ ہم ان دونوں رسالوں کو یہاں نقل کریں۔ مضامین کی فہرست کے چند عنوانات سے مضمون کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔"[4]

ذکر خلق الانسان و تدبیر الجنین فی الرحم
کیفیت ولادة الجنین وغذاوہ و طلوع اسنانہ وبلوغہ
منفعة الاطفال ببکائھم
مفعة سیلان الریق من افواہ اطفال
آلات جمعاع وھیاتھا
اعضاء البدن وفوائدہ کل منھا
عملیة الھضم وتکون الدم وجریانہ فی الشرائین والاوردة
اول نشوء الابدان تصویرالجنین فی الرحم
اختصاص الانسان بالانتصاب و الجلوس دون البھائم
الاعضاء المخلوقة افرداوازواجا و حکمة ذلک
عملیة الھضم وتکون الدم وجریانہ فی الشرائین والا وردة
اول نشوءالابدان تصویرالجنین فی الرحم
اختصاص الانسان بالانتصاب والجلوس دون البھائم
الاعضاء المخلوقة افرداوازواجا وحکمة ذالک

الصوت والكلام تهياة الاته فی الانسان وعمل کل منها

الدماغ واغشية والجمجم وفائدتها والجفن واشفاره

الفواد ومدرعته والحلقوم والمری واللسان المزمار

الربه وعملها اشراج منا فذالبول والغائط المعدة عصبانيه المخ الدم ۔الاظفا الاذن وهيائتهل لحم الالتين والفخدين

الفواد وتقبة المتصله بالرءة

فرج الرجل وحالاته منفذالغائط ووصفه،الطواجن من الاسنان

الشعر ولاظفار وفائدة وقصهما،شعرالركب والابطين

الريق ومنافعه محاذير كون بطن ا لانسان كهية القبا

افعال الانسان فی الاکل والنوم والجماع وشرح ذلک

قوی الانسان الاربع

قوی النفس وموقعها من الانسان

اختصاص الانسان بالحياء ذون بقية الحيوان ،اختصاصه بالنطق والکتابته وتفصيل ذلک

اعطاء الانسان ما يصلح دينه ودنياه ومنعه مما سوی ذلک

الاحلام وامتزاج صادقها بکا ذبها وسر ذلک

غرض یہ کہ تمام فہرست کو لکھنا موجب طوالت ہو گا یہ 95 صفحے کی کتاب ہے اس میں بہت سے مضامین ہیں۔ بالوں کی ماہیت ،مردوں کی داڑھی، بدن کی نشوونما و دیگر مضامین شامل ہیں۔

اس کے بعد آپ نے علم الحیوانات کا ذکر کیا ہے۔ حیوانات کی قسمیں اور ان کا بیان مثلاً ہاتھی، اونٹ، زرافہ، بندر، کیڑے مکوڑے، حشرات الارض، چیونٹی، مکڑی وغیرہ کی خلقت و طبائع کا ذکر ہے۔

طائروں کا ذکر ان کے آگے آتا ہے جیسا کہ چڑیاں، خفاش، الّو، شہد کی مکھی، ٹڈی، مچھلی وغیرہ کا تفصیل سے ذکر ہے۔ علمِ ہیئت کو آپ نے تفصیل سے بیان کیا ہے اور رات دن، سردی گرمی، ہوائیں، پانی، آگ، بارش، مٹی، پہاڑ، درخت، نجوم، مقادیر اللیل والنہار، ستاروں کا بیان، سیّاروں کے راستے، ہوا سے آواز کا چلنا شامل ہیں۔ نیز نباتات کا بھی تفصیل سے ذکر ہے۔

ریاضتِ جسم انسانی اور امام جعفر صادقؑ کا نظریہ:

قزوینی، محمد کاظم سید اپنی کتاب "امام جعفر صادق من المهد الی اللحد" میں لکھتے ہیں کہ

"ابو عمرو الشیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے ابو عبداللہ امام جعفر صادقؑ کو دیکھا ان کے ہاتھ میں لکڑیاں کاٹنے کا ایک آلہ تھا اور اس کو رسّی بندھی ہوئی تھی۔ امام اپنے باغ میں کام کر رہے تھے اور آپؑ کی کمر مبارک پسینہ سے تر تھی۔ میں نے کہا، میں آپ پر قربان جاؤں یہ مجھے دیں میں آپؑ کی مدد کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ آدمی روزی کی تلاش میں سورج کی گرمی سے اذیّت اٹھائے۔ نیز فرمایا "حرکتِ انسانی سے اعضاء میں حرارت پیدا ہوتی ہے"[5]

امام جعفر صادقؑ اور نظریہ حفظانِ صحت:

"رطوبت ہی مادہ انسانیت ہے اور حرارت سے اس میں پختگی آتی ہے"

ابلے پانی سے افطار کا نظریہ:

عاملی، شیخ حر اپنی کتاب "وسائل الشیعہ"(6) میں امام کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

"اذا افطر الرجل على الماء الفاتر نقى كبده وغسل الذنوب من القلب وقوى البصر والحدق"[6]

"اگر انسان ابلے ہوئے پانی سے افطار کرے تو اس کا جگر پاک وسالم رہے گا اور اس کا قلب کدورتوں سے پاک ہو گا اور اس کی آنکھوں کا نور بڑھے گا اور آنکھیں روشن ہونگی۔"

پھل دھو کر کھانے کا نظریہ:

"قال الامام عليه السلام ان لكل تمرة سماء فاذا اتيتم بها فامسوه الماء واعمسوها فى الماء"

ہر قسم کا پھل اپنے خاص قسم کے زہر اور جراثیموں سے آلودہ ہوتا ہے کھانے سے پہلے پانی میں بھگو کر دھولو۔

امام کا شلجم کے بارے نظریہ:

حسین، سید آیت اللہ، اپنی کتاب "جامع احایث الشیعہ" میں امام کا قول نقل کرتے ہیں

"قال عليه السلام :عليكم بالشلجم فكلوه واديمو اكله واكتموه الاعن اهله فما من احد الاوبه عر ق من الجذام فاذيبوه باكله"[7]

"شلجم کو اہمیت دو اور مسلسل کھاتے رہو اور اہل انسان کے سوا دوسرے سے چھپائے رکھو اور ہر شخص میں جذام کی رگ موجود ہے پس شلجم کھا کر اس کا خاتمہ کرو۔"

سر اور داڑھی کے بال کنگی کرنا:

طوسی، محمد بن حسن اپنی کتاب "امالی شیخ طوسی"(8) میں امام کا قول لکھتے ہیں کہ

"قال:مشط الراس يذهب بالوباء ومشط اللحية يشدد الاضراس"[8]

"سر کے بالوں کو کنگھی کرنا بال گرنے سے بچاتا اور وبا کو دور کرتا ہے اور داڑھی کنگھی کرنے سے دانتوں کی جڑیں مضبوط ہوتی ہیں۔"

کھانے میں اعتدال کا نظریہ:

الخلیلی، محمد اپنی کتاب "طب الامام الصادق" میں امام جعفر صادقؑ کا قول نقل کرتے ہیں۔

"لواقتصدالناس فى المطعم لاستقامت ابدانهم"[9]

"لوگ اگر کھانے میں اعتدال برتیں تو ان کے بدن بیماری سے سلامت رہیں۔"

نسخہ قرآنی امام کی زبانی:

شکری، محسن اپنی کتاب "طب الصادق" میں امام کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ

امام نے جملہ امراض کا واحد نسخہ قرآنی تجویز فرمایا

"كلو ا واشربوا ولا تسرفوا"[10]

"کھاؤ، پیو، اور زیادہ نہ کھاؤ۔"

امام جعفر صادقؒ اور نظریہ علاج بالادویہ:

ترابی، علامہ رشید اپنی کتاب میں امام کے علاج کے نظریات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپؒ نے فرمایا

"پرہیز اور غذا سے جب تک مرض کا دفاع ممکن ہو اس میں علاج بالادویہ کی طرف توجہ نہیں کرنی چاہیے۔"[11]

امام جعفر صادقؒ اور نظریہ علاج بالادعیہ:

دعا اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ سے مرض دور کرنے کو علاج بالادعیہ کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں انبیاء کرام کی دعاؤں کا ذکر ہے نیز کتبِ احادیث میں بھی نبی کریم ﷺ کی مسنون دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔

امام جعفر صادقؒ اور نظریہ علاج بالاغذیہ"

قزوینی، محمد کاظم سید اپنی کتاب "امام جعفرصادق من المهد الی اللحد" میں لکھتے ہیں کہ

حسن بن علی بن نعمان سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے حضرت امام جعفر صادقؒ سے درد کی شکایت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو دو دانے کھجور (یا گڑ) کے کھایا کرو۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت کی ہدایت پر عمل کیا تو مجھے اس تکلیف سے چھٹکارا مل گیا۔ میں نے یہ بات اپنے طبیب کو بتائی اور وہ ہمارے علاقہ کا بڑا ہی حاذق و ماہر طبیب تھا۔ یہ سن کر وہ کہنے لگا حضرت امام جعفر صادقؒ کو اس کی خبر کیسے ہوئی؟ یہ ہمارے پوشیدہ علم کی باتیں ہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ اسے انھوں نے کسی کتاب سے پایا ہو کیونکہ وہ صاحبِ کتب ہیں۔

امام جعفر صادقؒ اور نظریہ علاج بالامرین:

دو چیزوں سے مرکب طریقے سے مرض دور کرنے کو علاج بالامرین کہتے ہیں۔

امام جعفر صادقؒ اور محرمات سے علاج :

امام جعفر صادقؒ نے حرام اشیاء سے علاج کو ممنوع قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءً ، فَتَدَاوَوْا وَلاَ تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ "[12]

"اللہ نے بیماری اور اس کی دوا دونوں ہی نازل فرمائی ہے اور ہر بیماری کے لیے دوا بھیجی اس لئے دوا کرو مگر محرمات سے دوا نہ کرو"

خلاصۃ البحث:

ربّ کائنات نے انبیاء و مرسلین کو علم خاص عطا فرمایا تھا۔ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ چونکہ آخری نبی ہیں اور خدا نے آپ کو زمین پر بسنے والے اور قیامت تک آنے والے لوگوں کے لئے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ چنانچہ حکمت کا تقاضا یہ ہے کہ آپ ان تمام امور سے واقف ہوں جن کی لوگوں کو ضرورت ہوتی ہے خواہ وہ امور عقائد سے متعلق ہوں یا احکام شرعیہ سے۔ اسی طرح حکمت اس بات کی متقاضی تھی کہ آپ دین و شریعت سے ہٹ کر دوسرے امور جیسے کہ طب، اشیاء کے خواص، بیماریوں کا علاج، ماضی و مستقبل کی خبریں اور بڑے بڑے حادثات اور فتنوں وغیرہ کے بارے میں بھی بیان کریں تاکہ یہ آپ کے دعویٰ نبوت ثابت کرے آپ کی امّت کا ایمان پختہ ہو اور منکروں پر حجت تمام ہو۔ باری تعالیٰ نے آپ کو ہر اس چیز سے آگاہ کر دیا جس کی انسانوں کو ضرورت ہے

۔چاہے وہ اصول و فروعاتِ دین سے ہوں یا ان کے علاوہ دوسرے علوم سے متعلق ہوں اور ایسا نہ ہو کہ لوگ ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کریں تو وہ اس کا جواب نہ دے سکیں۔جب ہر طرح کا علم ذاتِ رسالت مآب ﷺ کے لئے ثابت ہے تو اس علمِ مصطفیٰ ﷺ کا وارث و امین کون ہوا؟یقیناً آپ کی آل اولاد، تو امام جعفر صادقؑ اسی علمِ مصطفیٰ ﷺ کے وارث ہیں اور آپؑ کا علم اکتسابی بھی ہے اور الہامی بھی۔امام جعفر صادقؑ کا علم اکتسابی سے زیادہ القائی و الہامی تھا یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے ان موضوعات پر بھی کلام فرمایا جن پر ان کے ہم عصر علماء کلام کرنے سے قاصر دکھائی دیئے۔غیر نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے علمِ خاص عطا فرمایا ہے جیسا کہ حضرت لقمان نبی نہ تھے وہ صرف خدا کے نیک بندے تھے ایک دن وہ سوئے تو انھیں حالتِ نیند میں من جانب اللہ حکمت عطا کر دی گئی جب وہ اٹھے تو حکیمانہ باتیں کرنے لگے۔اسی طرح حضرت خضرؑ بھی نبی نہیں تھے لیکن انھیں بارگاہِ خدا سے علم عطا کیا گیا۔اسی لئے انھوں نے شہر میں موجود دو یتیم بچوں کی دیوار کو سیدھا کھڑا کر دیا تھا کیونکہ اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا جیسا کہ سارا واقعہ قرآن مجید کے نصف میں موجود ہے۔آپؑ نے متلاشیانِ علم و حکمت کو علمِ دین و فقہ، علم لسانیات و لغت، علم تفسیر و حدیث، علم منطق و فلسفہ، علم کلام و بیان، علم صرف و نحو، علم اعداد و جفر، علم شعر و ادب، علم فلکیات و سائنس، علم طب و حکمت، علم تزکیہ نفس کی تعلیم دی۔اس مختصر مقالہ میں آپ کی طبی خدمات کو اجاگر کیا گیا ہے۔

نتائج البحث:

امام جعفر صادقؑ کی شخصیت اپنے دور میں مرجع خلائق و منبع فیوض گردانی جاتی تھی۔آپ کو اپنے دور کے تمام مروّجہ علوم پر دسترس حاصل تھی۔آپؑ کا دور علمی اعتبار سے نہایت اہم تھا۔آپ نے طبی میدان میں بیماری، تشخیص، حفظانِ صحت، علاج بالادویہ، علاج بالامرین، علاج بالاغذیہ کے نظریات پیش کیے۔امام جعفر صادقؑ کی سائنسی، طبّی، فقہی خدمات کا انکار اس وجہ سے نہ کیا جائے کہ ان کا زیادہ ذکر کتبِ امامیہ میں ہے اور کتبِ اہلسنّت میں کم۔آپؑ اپنے معاصرین میں سب سے ممتاز ہستی تھے۔

حوالہ جات وحواشی:

---

[1] بل آرمان مسٹر اور 2۔اوبن، جان مسٹر(گروہِ محققین):(2003ء)"امام جعفر صادق سپر مین ان اسلام"لاہور، قیام پبلی کیشنز، ص 335، ص:340، ص:437

Bil arman, oban jan mister, imam jafer sadiq superman in islam,Lahore,Qiaam publiacations,P:335,340,437.

[2] ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی، السنن۔بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۸ء، رقم الحدیث:3349

Ibn Maja,abu Abdulah Muhammad bin Yazeed Qazweeni ,Al sunan ,Beroot Labnan: Dar ul kutab al ilmia, 1998, raqam ul hades:3349.

[3] ابوزہرہ، محمد:(2006ء)"حضرت امام جعفر صادق"مترجم:سید رئیس احمد جعفری، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلیشرز، ص:302

Abo Zahra,Muhammad:((2006)" Hazrat Imam Jafar Sadiq" Mutrajum: Sayed Rais Ahmed Jafree,Lahore,Shaikh Ghulam Ali and Sanz publishers,P:302.

[4] دہلوی، محمد سلطان مرزا:(2014ء)"نور المشرقین من الحیات الصادقین"لکھنو انڈیا، عباس بک ایجنسی، ص:479

Dehlwi,,Muhammad sultan" Noor al mashrikan min alhyat sadiqeen"Lakhnow India ,Abbas book agency,P:479.

[5] قزوینی، محمد کاظم سید:(2017ء)"امام جعفر صادق من المهد الی اللحد "مترجم:سید عدنان نقوی،لاہور،ادارہ منہاج الصالحین، ص:185

Qazwi, Muhammad kazim syed "Imam jafer sadiq minal mahde ilal lahad" Mutrajum:Sayed Adnan Naqwi,Lahore,idara Minhaaj al Salhain, P:185.

[6] عاملی، شیخ حر(1909ء)"وسائل الشیعہ "قم،انتشارات آل البیت لاحیاء التراث،ج:5، ص208

Amli, Shaikh Harr (1909)" Wasail al Shia" qm, intisharaat All albeit al ahaya al traas,5:208

[7] حسین،سید آیت اللہ:(1180ھ)"جامع احایث الشیعہ "بیروت، لبنان، دارالاولیاء،ج:5، ص358

Hussain,,syed ayatollah"jaame ahadis al shia" Beroot ,Labnan, dar ul olyaa, 5:358.

[8] طوسی، محمد بن حسن:(2003ء)"امالی شیخ طوسی "مترجم سید منیر حسین رضوی،لاہور، ادارہ منہاج الصالحین،ج:2، ص278

Toosa, Muhammad bin hasson:(2003)"amaali Shaikh Toosa" Mutrajum Syed Muneer Hussain Rizwee ,Lahore, idara Minhaaj al Salhain,2:278

[9] الخلیلی، محمد:(1970ء)"طب الامام الصادق "نجف، عراق، منشورات مکتبۃ العصریہ، ص13

Al-khlilii Muhammad",Tib ul imam ul sadiq" Najuf, Iraq, Manshoraat Maktaba tul Asria, P:13.

[10] شکری، محسن:(1998ء)"طب الصادق "کراچی،مارٹن روڈ، محفوظ بک ایجنسی، ص19

Shakri,Mohsin :(1998) "Tib Al Sadiq" Karachi,Martan road, Mehfooz Book Agency,P:19

[11] ترابی،علامہ رشید:(1984ء)"طب معصومین "بمبئی،حیدری کتب خانہ، ص65

Tarabi, Allama rashid:(1984), " Tib masoomaeen" Bumbay,Haydree Kutab Khana,P: 65

[12] بوداؤد، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی، السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۹۹۴، رقم الحدیث:3874

Abudaood suleman bin ashas bin Ishaaq bin Bashir bin Shadaad Azdi Sjistaani, Al Sunan ,Beroot Labnan: Dar ul fiker ,1994 hadees :3874.